بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. S. No. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

۱۴ر جمادی الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ ۔ ۲۰ر صلح ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۱۵

اگر اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کی گئی تو ممکن ہے امریکہ اپنے حق تنسیخ کو استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے

سینیٹ کی تعلقات خارجہ کی سب کمیٹی کے سامنے مسٹر ڈلس کی تقریر

واشنگٹن ۱۹ر جنوری۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کی گئی تو ممکن ہے کہ امریکہ اپنے حق تنسیخ کے محدود استعمال پر رضامند ہو جائے مسٹر ڈلس سینیٹ کی تعلقات خارجہ کی ایک سب کمیٹی کے سامنے تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ روس شروع ہی سے اپنے حق تنسیخ کا ناجائز طور پر استعمال کر رہا ہے۔ خصوصاً چودہ ملکوں کو اقوام متحدہ میں داخل کرنے میں اس نے جو روکاوٹ پیدا کر رکھی ہے۔ اس سے یہ امر ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کوئی قدم ایسا اٹھائے۔ جس سے حق تنسیخ محدود ہو جائے چین کی عوامی جمہوریہ کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے کے متعلق انہوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ کی موجودہ فہرست میں کوئی ایسی قوم شامل نہیں کی جا سکتی۔ جو اس کے اصولوں کا احترام نہیں کرتی۔ مسٹر ڈلس نے کہا اقوام متحدہ کے منشور میں ترمیم کرنے کے لئے ممکن ہے اگلے مہینے ایک کونسل طلب کی جائے۔

اسرائیل میں وزارتی تعطل

تل ابیب ۱۹ جنوری۔ اسرائیل کی نئی کابینہ بنانے کے سلسلہ میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ وہ ابھی تک دور نہیں ہوا نامزد وزیر اعظم موسیو شیرٹ نے کہا ہے کہ میں صدر سے مطالبہ کروں گا۔ اگر جلد کابینہ نہیں بن سکتی تو کسی اور شخص کو وزیر اعظم نامزد کر دیا جائے۔

کوریا میں ہندوستان کی محافظ فوج کل سے جنگی قیدیوں کو فریقین کے حوالے کرنا شروع کر دے گی

قیدیوں کی واپسی پر سیئول میں خوشی منانے کیلئے کرفیو ہٹانے کا فیصلہ۔ اقوام متحدہ کی کمان ہفتہ کے روز انہیں بالکل رہا کر دیگی

سیئول ۱۹ جنوری۔ کوریا میں ہندوستانی فوج کی کمان نے اعلان کیا ہے کہ ۲۲ ہزار جنگی قیدیوں کو واپس کرنے کا کام کل صبح نو بجے سے شروع ہو جائے گا یہ قیدی فریقین کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد اقوام متحدہ کی کمان غیر کمیونسٹ قیدیوں کو آزاد شہریوں کے طور پر رہا کر دے گی ۳۴۷ کمیونسٹ قیدیوں کو ابھی رہا کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے بارے میں شمالی کوریا کی حکومت کی طرف سے ہندوستانی فوج کو آخری ہدایات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ غیر کمیونسٹ قیدیوں کی واپسی پر خوشی منانے کے لئے کل سیئول میں کرفیو ہٹا دیا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے کمانڈر جنرل ہل نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمان غیر کمیونسٹ قیدیوں کو ہفتہ کے روز بالکل رہا کر دے گی۔ قیدیوں کی واپسی کے بین الاقوامی کمیشن کے صدر جنرل تھمایا نے کہا ہے کہ جب تک دونوں فریقوں میں قیدیوں کی رہائی کے بارہ میں سمجھوتہ نہ ہو جائے اس وقت قیدیوں کو آزاد شہریوں کے طور پر رہا نہیں کیا جانا چاہیئے۔

ہندوستان اور لنکا ایک دوسرے کے درمیان ناجائز آمد و رفت روکنے پر رضامند ہو گئے

لنکا میں ہندوستانی شہریوں کے متعلق نہرو اور کوٹلاوالا میں سمجھوتہ ہو گیا

نئی دہلی ۱۹ر جنوری۔ ہندوستان اور لنکا اس امر پر رضامند ہو گئے ہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان ناجائز آمد و رفت کو بند کر دیا جائے۔ کل مسٹر نہرو اور سر جان کوٹلا والا نے ایک آٹھ نکاتی سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے۔ جس کی رو سے دو سال کے اندر اندر لنکا میں ہندوستان اور پاکستان کے ان تمام بالغ باشندوں کو درج رجسٹر کر لیا جائے گا۔ جن کے نام انتخابی فہرست میں درج نہیں ہیں اس طرح ان لوگوں کو لنکا کے حقوق شہریت حاصل ہو جائیں گے۔ لنکا کے ہند و پاکستان قانون کے تحت جن لوگوں کو درج رجسٹر کیا جائے گا وہ انتخابات میں حصہ لے سکیں گے۔ اور لنکا کی پارلیمنٹ میں اپنے مخصوص نمائندے بھیج سکیں گے۔ اس قانون پر دس سال تک عمل کیا جائے گا۔ لنکا میں اس وقت ہندوستانی و پاکستانی نسل کے نو لاکھ آدمی ہیں۔ جن میں سے آٹھ لاکھ کے نام درج رجسٹر نہیں ہیں۔ ناموں کے درج رجسٹر کے بعد لنکا میں جو لوگ ایسے رہ جائیں گے جن کے نام درج رجسٹر نہیں ہوں گے۔ اور وہ کوئی ہندوستانی زبان بولتے ہوں گے تو ان کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ وہ ناجائز طور پر ہندوستان سے لنکا آئے ہیں۔ اگر بعض باشندے اپنا نام درج رجسٹر نہ کرانا چاہیں گے تو وہ لنکا میں ہندوستانی شہری کی حیثیت سے معینہ عرصہ تک قیام کر سکیں گے۔

لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلا والا نے کل نئی دہلی میں کہا کہ جب تک ایشیا کے ملکوں پر ایک دوسرے کا خوف مسلط رہے گا وہ ترقی نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایشیا میں امن کے کام کو ترقی دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمسایہ ممالک آپس کے اختلافات کو دور کر دیں۔ انہوں نے ایشیائی ممالک کا ایک تیسرا بلاک بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا تیسرا بلاک بنانے سے ہی تیسری جنگ رک سکتی ہے۔ ایشیائی ممالک کے اشتراک عمل پر ہی ایشیا کی قسمت کا انحصار ہے۔

ترکی امن و استحکام کے لئے کوشش کر رہا ہے

امریکہ روانہ ہونے سے پہلے صدر ترکی کا بیان

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ترکی کے صدر جلال بایار امریکہ جاتے ہوئے کل ترکی سے انگلستان پہنچے وہ کل نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ استنبول سے روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے کہا۔ ترکی امن و استحکام کے لئے برابر کوشش کر رہا ہے اسی غرض کے لئے وہ مغربی ممالک سے تعاون کر رہا ہے۔ اور اپنی دفاعی اور اقتصادی حالت کو مستحکم بنا رہا ہے۔

مشرقی بنگال کانگرس پارٹی کی خاتون رکن بلا مقابلہ کامیاب ہو گئیں

ڈھاکہ ۱۹ر جنوری۔ مشرقی بنگال میں کانگرس اسمبلی پارٹی کی ایک رکن مسز نیلا سین گپتا نئی اسمبلی میں بھی بلا مقابلہ کامیاب ہو جائیں گی۔ انہوں نے خواتین کے عام حلقہ کی طرف سے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے۔ مشرقی بنگال میں خواتین کا عام حلقہ صرف ایک ہے

حکومت مصر نے بائیس سفارتی نمائندوں کو ریٹائر کر دیا

قاہرہ ۱۹ر جنوری۔ حکومت مصر نے بائیس سفارتی نمائندوں کو ریٹائر کر دیا ہے۔ ان میں سے آٹھ سفارتی مشنوں کے سربراہ تھے ریٹائر ہونے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ ان میں بلجیم۔ سویڈن اور یوگوسلاویہ کے سفیر اور سمالی لینڈ کے لئے اقوام متحدہ کی نگران کونسل میں مصری نمائندے بھی شامل ہیں۔

ناجائز درآمد و برآمد کی روک تھام کو سخت کیا جا رہا ہے

کراچی ۱۹ر جنوری۔ حکومت پاکستان اگلی فصل کے دوران میں غلہ کی ناجائز درآمد برآمد کی روک تھام کے انتظامات کو اور سخت کر رہی ہے۔ کراچی میں ناجائز درآمد برآمد کی روک تھام کرنے والے عملہ کو مستحکم کیا جا رہا ہے۔ پنجاب پولیس کے ایک افسر کی خدمات بھی عارضیتاً حاصل کر لی گئی ہیں۔

کرنل شاہ کی کراچی کو روانگی

لاہور ۱۹ر جنوری۔ افغانستان میں پاکستان کے سفیر کرنل اے ایس بی شاہ کل لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے آپ دو ہفتے کراچی ٹھہر کر حکومت سے بات چیت کریں گے۔ اس کے بعد واپس کابل روانہ ہو جائیں گے۔

گرو گرنتھ صاحب کی چار کاپیاں ہندوستان بھیج دی گئیں

کراچی ۱۹ر جنوری۔ گورو گرنتھ صاحب کی چار کاپیاں جو حکومت پاکستان نے کوئٹہ اور بلوچستان کے دوسرے شہروں سے اکٹھی کی تھیں۔ کل کراچی میں ہندوستان کے ہائی کمشنر کے حوالے کر دی گئیں یہ کتب بحری ایس ایس سرسوتی جہاز کے ذریعہ فوراً بمبئی روانہ کر دی جائیں گی۔ یاد رہے کہ ۱۹۵۲ء میں گورو گرنتھ صاحب کی ۴۰۳ کاپیاں اکٹھی کر کے ہندوستان بھیجی گئی تھیں۔ اسی طرح پچھلے سال مئی کے مہینہ میں ۲۰۷ کاپیاں بھیجی گئی تھیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۴ء

اسلامی ممالک کے اندرونی دشمن

ایک جمہوری ملک میں حزب مخالف ضروری سمجھا جاتا ہے وہ برسر اقتدار پارٹی کو کئی غلطیوں سے جو قدرتاً سرزد ہو سکتی ہیں محفوظ کرتا ہے۔ لیکن اسلام، جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر ہے۔ حزب مخالف بطور ایک پارٹی کے ناجائز ہے۔ کیونکہ کوئی سیاسی پارٹی بغیر فعل کے حسن و قبح کا لحاظ کئے برسر اقتدار پارٹی کی مخالفت کرتی ہے۔ اور رائے عامہ کو خواہ غلط اصول پر ہی سہی مجتمع کر کے حکومت پر جو قبضہ کر لیتی ہے۔ مگر اسلام میں خدا اور رسول کے احکام کے سوا کوئی اصول نہیں۔ جس کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔ اس لئے اس میں حزب مخالف یا پارٹی بازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہر مسلمان انفرادی طور پر صحیح راہ نمائی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

اخوان المسلمین اور اس قسم کی دوسری پارٹیاں اسلام کے نام پر مسلمان عوام کے جذبات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ جو نہایت سہل ہے۔ کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اسلام کے نام پر سر نہ جھکا دے۔ اس لئے ایک اسلامی ملک میں ایسی پارٹیاں ان سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ جو جمہوری حکومت میں جمہوریت کے نام پر بنائی جاتی ہیں۔ اس لئے جو پارٹیاں اسلام کا نعرہ بلند کر کے کسی اسلامی ملک میں اپنا اقتدار قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں وہ عموماً عوام کو زیادہ سے زیادہ دھوکہ دے سکتی ہیں۔

جب مصر میں جنرل نجیب کی زیر قیادت انقلاب ہوا تو انہوں نے تمام سیاسی پارٹیوں کے لئے چند اصول وضع کئے تاکہ پارٹی بازی ملک و قوم کے لئے آئندہ باعث خطرہ نہ بن سکے۔ انہوں نے اخوان المسلمین کو بھی پیشکش کی۔ کہ یا تو وہ سیاسی پارٹی کی حیثیت سے ان اصولوں کی پابندی کو تسلیم کرے۔ ورنہ وہ سیاست سے لاتعلق کا اعلان کر دے۔ اس پیشکش پر اخوان المسلمین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصہ نے تسلیم کر لیا کہ ان کی جد و جہد سیاست سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گی یہی حصہ تھا جو دراصل اخوان المسلمین کا بہترین حصہ تھا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس حصہ نے بھی دل سے سیاست سے علیحدگی کے اصول کو تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ اس نے در پردہ اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں اور بظاہر حکومت کو یہ یقین دلاتے رہے۔ کہ ان کا سیاست سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے مگر ؎

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جیسا کہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے اخوان المسلمین نے برطانیہ سے سازش کر کے نجیب حکومت کا تختہ الٹنے کا گورکھ دھندا بنایا۔ مگر پیشتر اس کے کہ ان کی سازش کامیاب ہوتی پردہ فاش ہو گیا۔ اور حکومت نے اخوان المسلمین کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ اور اس کے سرغنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

پاکستان کے بعض افراد نے جو اخوان المسلمین کی سی ذہنیت رکھتے ہیں۔ اور اسلام کے نام پر ملک میں انارکسٹانہ انقلاب پیدا کرنے کے حامی ہیں یہ خیال آرائی کی ہے کہ اخوان المسلمین کے خلاف مصری حکومت نے جس بناء پر کارروائی کی ہے وہ غلط ہے۔ اور ان پر یہ جھوٹا الزام ہے۔ کہ انہوں نے برطانیہ سے مل کر نجیب حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی تھی۔ بالفرض ان کی اس خیال آرائی کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر بھی یہ حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ کہ اگر اخوان المسلمین کی سرگرمیاں ملک و قوم اور برسر اقتدار حکومت کے خلاف خطرناک نہ ہوتیں تو حکومت کو جماعت کو توڑنے اور اس کے برسر آوردہ لیڈروں کو گرفتار کرنے کی کیا ضرورت تھی محض اس کو ایک آمرانہ استبداد کہہ کر تو اخوان المسلمین بری الذمہ قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

موٹی بات تو یہ ہے کہ جب مصر میں اکثریت مسلمانوں کی ہے اور برسر اقتدار لوگ بھی مسلمان ہیں اگر وہ بالفرض فاجر و فاسق بھی ہیں تو سوال ہے کہ کیا اسلام اجازت دیتا ہے۔ کہ ہم صالحین کی ایک نام نہاد جماعت بنا کر حکومت کے خلاف ملک و قوم میں منافرت کے جذبات پھیلائیں

یہ لوگ کہتے ہیں کہ "فدایان اسلام" کے لیڈر سید نواب صفوی اخوان المسلمین کے مہمان کے طور پر مصر گئے اور ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے کہ ایک موٹر آئی جس میں سوار لوگوں نے اخوان المسلمین کے خلاف نعرے لگائے۔ اخوان المسلمین نے موٹر میں آگ لگا دی۔ اس پر اخوان اور دوسرے طلباء کے درمیان ہنگامہ شروع ہو گیا۔ بندوق کا فائر بھی ہوا۔ پولیس کے آنے سے پیشتر ہی یونیورسٹی کے گارڈ نے ہنگامہ فرو کر دیا۔ اس کے دوسرے ہی روز یہ سخت کارروائی عمل میں آئی۔

کراچی کے ایک لوکل معاصر کی رائے ہے کہ یہ ہنگامہ کوئی بڑا اور شدید نہ تھا۔ بے شک عام نقطۂ نظر سے معاصر کی رائے درست سمجھی جا سکتی ہے۔ مگر اسی معاصر نے لکھا ہے کہ

"میجر شاکر کا بیان اصلیت سے بہت قریب معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہماری تنبیہات کے باوجود حسن الحدیبی نے بعض غیر ملکی نامہ نگاروں کو اس قسم کے بیانات دیئے۔ جو حکومت کے خلاف تھے"۔

اس اعتراف سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اخوان المسلمین کی سرگرمیاں شروع ہی سے حکومت کے خلاف چلی آتی تھیں۔ یہاں تک کہ بار بار تنبیہہ کے باوجود اخوان کے امیر حسن الحدیبی غیر ملکی نامہ نگاروں کو حکومت کے خلاف بیان دینے سے بھی باز نہیں آ رہے تھے۔

دنیا میں وہ کونسی حکومت ہے جو ایک ایسی پارٹی کی ایسی سرگرمیوں کو برداشت کر سکتی ہے جو اسلام کے سہل نعرہ کے ساتھ بھولے بھالے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف اکسا سکتی ہو۔ جن کا اصول ہو کہ بزور شمشیر حکومت پر قبضہ کرنا اسلام میں جائز ہے۔

یہ کون ......؟

یہ کون آیا ہے دیکھو تو جگمگاتے ہوئے — جبیں سے تا بقدم نور میں نہائے ہوئے

جلو میں لے کے حکایات عشق و مہر و وفا — بغل میں فلسفہ، آہ و غم دبائے ہوئے

بچا کے دامن رنگیں کو خون آدم سے — پیام زیست لئے رحم میں سمائے ہوئے

خیال کر کے جنون و فلاح خلق خدا — دفور شرم و حیا سے نظر جھکائے ہوئے

یہ کس نے پھر سے جلائے ہیں آ کے سینے میں — شرار و شعلہ و انگر کہ تھے بجھائے ہوئے

بجا کہ حضرت جاناں میں بھول جاتے ہیں — اصول نطق فلاطون کے بتائے ہوئے

نہ ہے جنون محبت کہ پوچھ کر ہی رہا — ہو کون؟ اور ہیں کس نے یہ ڈھب سکھائے ہوئے

ہمیں تو لگتے ہیں اے مطلع نشین قدس — یہ رنگ عالم لاہوت کے چرائے ہوئے

ہزار شوکت و تمکیں سے یہ جواب ملا — مگر بقدر مقام حیا لجائے ہوئے

کمال بے خبری ہے! میں احمدیت ہوں

مجھے تو ایک زمانہ ہوا ہے آئے ہوئے

مرزا حنیف احمد

ایک ضروری اطلاع

احباب مغربی (پنجاب) پاکستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ اب اخبار "بدر" قادیان کے داخلہ پنجاب سے حکومت مغربی پنجاب نے اپنی عائد کردہ پابندی اٹھالی ہے۔ اس لئے ان احباب کے نام جن کے ذمہ بقایا نہ تھا نئے سال سے اخبار جاری کر دیا گیا ہے۔ امید ہے وہ اخبار ملنے پر اطلاع دیں گے۔ کہ یہ اخبار اب ان کو باقاعدہ مل رہا ہے یا نہیں۔ نیز وہ احباب پاکستان جو ابھی اخبار "بدر" کے خریدار نہیں بنے۔ یا جن کے ذمہ چندہ بقایا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مرکز قادیان سے شائع ہونے والے اخبار کے خریدار بنیں۔ اور اس قومی و دینی اخبار کی اشاعت میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ منیجر اخبار بدر قادیان مشرقی پنجاب

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

جن مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک نئے سال کے لئے قیادت اور زعامتوں کا انتخاب نہیں کرایا۔ وہ براہ مہربانی فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ مجلس کا نیا سال یکم فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ اس سے قبل تمام انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ پس ایسی تمام مجالس فوری توجہ کر کے انتخابات کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

= زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے =

تجّار کے متعلق اسلامی تعلیم

(۲)

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

قراض

اسلام نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ کہ ایک شخص اپنا روپیہ دوسرے کو تجارت کے لئے دے جسے اسلامی فقہ میں قراض کہتے ہیں۔

اسلام کام کرنے والے شخص کو روپیہ کی حفاظت کا ذمہ دار قرار نہیں دیتا۔ بشرطیکہ وہ نیک نیت رہے۔ اگر سرمایہ دار یہ شرط بھی لگادے۔ کہ کام کرنے والا نقصان کا ذمہ دار ہے۔ تو بھی امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ معاہدہ تو درست رہے گا۔ لیکن شرط کو باطل قرار دیا جائے گا۔ اگر سرمایہ دار یہ شرط لگائے۔ کہ صرف خاص خاص اشیاء کی تجارت کی جائیگی۔ تو یہ شرط بھی جائز نہیں۔

اگر سرمایہ دار کی طرف سے یہ شرط ہو۔ کہ فلاں تاریخ کو وہ یہ روپیہ واپس لے لیگا۔ تو یہ شرط بھی جائز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس طرح آخری تاریخوں میں سرمایہ لینے والا اپنے مال کو اونے پونے بیچنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور اس طرح نقصان اٹھائے گا۔ البتہ سرمایہ دار یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں وقت کے بعد ہم اپنا کاروبار بند کردیں گے۔ جس کے بعد سامانِ تجارت کو سہولت کے ساتھ فروخت کرنے کی مہلت عامل کو دی جائیگی۔

ہر دو کو اختیار ہے۔ کہ جب چاہیں اس معاہدہ کو مذکورہ شرائط کے ساتھ فسخ کردیں۔

نفع کی تقسیم سرمایہ کی واپسی کے بعد ہوگی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس تجارت میں پہلے نفع ہو۔ اور بعد میں گھاٹا آئے۔ اور سرمایہ دار کا راس المال بھی خطرہ میں پڑ جائے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے گھاٹا ہو۔ اور بعد میں نفع ہوئے۔ اور سرمایہ لینے والا۔ سرمایہ پورا کئے بغیر اپنے حصہ کے نفع کے لینے پر اصرار کرے۔

دوران تجارت میں سرمایہ لینے والا اخراجات سفر کے علاوہ اپنے کام کی اجرت وصول نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ نفع میں شریک ہے۔

اگر سرمایہ لینے والے نے اس سرمایہ کی وجہ سے کوئی سودا پختہ کرلیا۔ مگر رقم کی ادائیگی سے قبل ہی یہ سرمایہ ضائع ہوگیا۔ تو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک سرمایہ دار پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ ضائع شدہ رقم کی حد تک دوبارہ اپنا سرمایہ دے۔ کہ وہ خرید کردہ اشیاء کی قیمت ادا کرکے تجارت کرے۔ اس لئے کہ سرمایہ دار کے سرمایہ کی حفاظت کی ذمہ داری وہ عامل پر نہیں ڈالتے۔ مگر عامل کے معاہدوں کی ذمہ داری وہ ہر دو پر ڈالتے ہیں۔ اور ان دو میں سے روپیہ لگانے کی ذمہ داری صرف سرمایہ دار پر ہے۔ عامل پر کام کرنے کی ذمہ داری ہے۔

ہر وہ قراض جو کسی وجہ سے اسلام ناجائز قرار دیتا ہو۔ تو اسلام کا اس کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ معاہدہ فسخ کیا جائے۔ اور عامل سرمایہ دار کو اس کا روپیہ واپس کرے۔ بشرطیکہ یہ رقم اس اثنا میں ضائع نہ ہوگئی ہو۔ یا اس اثناء میں عامل نے اس رقم کو کام پر نہ لگا دیا ہو۔ اس دوسری صورت میں مال تجارت سہولت سے بیچنے کے بعد سرمایہ واپس کیا جائے گا۔

تجارت میں عدل کا حکم

اسلام نے تجارتی معاملات میں عدل کا حکم دیا ہے۔ اور ظلم سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ مثلاً احتکار سے منع کیا ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا۔ کہ جو شخص چالیس دن بھی غلہ اس غرض سے روکتا ہے۔ کہ مہنگے بھاؤ پر بیچے۔ وہ خدا سے بری اور خدا اس سے بری۔ اور کہ اگر وہ سب کچھ صدقہ بھی کردے۔ تو یہ کافی کفارہ نہ ہوگا

ایک مسلمان تاجر کے متعلق یہ واقعہ آتا ہے۔ کہ اس نے گندم کی ایک کشتی برائے تجارت بصرہ بھیجی۔ اور اپنے آڑھتی کو یہ ہدایت کی۔ کہ جس روز بھی یہ گندم بصرہ پہنچے۔ اسی روز منڈی کے بھاؤ اسے بیچ دیا جائے۔ اور ایک دن کی بھی تاخیر نہ کی جائے۔ مگر اس آڑھتی کو دوسرے تاجروں نے کہا۔ کہ منڈی کے بھاؤ بڑھ رہے ہیں۔ اگر تم ایک ہفتہ انتظار کرو۔ تو بہت زیادہ نفع کماؤ گے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور زرکثیر نفع میں حاصل کیا۔ جس کی اطلاع اس نے مالکِ گندم کو پہنچائی۔ جس پر اس تاجر نے اسے جواب دیا۔ کہ کاش مجھے نفع کم ملتا۔ اور میرا دین سلامت رہتا۔ تم نے میری ہدایت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور مجھے کسی صورت میں بھی یہ پسند نہیں۔ کہ میں اپنے دین کو ضائع کرکے بہت سا نفع حاصل کروں۔ اس لئے میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ جتنی بھی میری رقم تمہارے پاس ہو۔ اس گندم کی فروخت کے سلسلے میں ہے۔ وہ بصرہ کے غرباء میں بطور صدقہ تقسیم کردو۔ خدا کرے کہ اس کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ میرا معاملہ برابر ہو جائے۔

یہ سب احکام قحط کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح تاجروں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے مال کی تعریف میں تقویٰ سے کام لیں۔ اور جو نقص بھی انہیں معلوم ہو۔ خریدار کو اس سے آگاہ کریں۔ اور تول اور ماپ میں بڑی احتیاط سے کام لیں۔ اور خرید و فروخت کے بٹوں میں فرق نہ کریں۔ اور منڈی کے بھاؤ کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔ اور منڈی کے بھاؤ میں مصنوعی اتار چڑھاؤ کے لئے کوشاں نہ ہوں۔ اور جب ایک بھائی کسی چیز کا سودا کر رہا ہو۔ تو دوسرا اس سودے کو خراب کرنے کی کوشش نہ کرے۔

اس سلسلہ میں یہ حکایت مشہور ہے کہ تابعین میں سے ایک صاحب بصرہ میں تجارت کرتے تھے۔ اور ان کا ایک غلام سوس میں رہتا تھا۔ جو انہیں قند بھجوایا کرتا تھا۔ ایک سال ان کے غلام نے انہیں لکھا۔ کہ امسال یہاں گنے کی فصل خراب ہوگئی ہے۔ اور قند کی قیمتیں بہت چڑھ جائیں گی۔ جس پر انہوں نے بصرہ کے ایک اور تاجر سے جسے ابھی اس کا علم نہیں ہوا تھا۔ بہت بڑی مقدار میں قند خرید لی۔ اور چند ہی دنوں میں انہیں اس سودے میں تیس ہزار درہم کا فائدہ ہوا۔ اس روز وہ ساری رات سوچتے رہے۔ کہ کیا جو کچھ انہوں نے کیا۔ اچھا کیا۔ انہوں نے سوچا۔ کہ میں نے تیس ہزار درہم کا نفع تو حاصل کرلیا ہے۔ مگر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی خیرخواہی کی جو تعلیم دی گئی تھی۔ اُدھر سے تو میں گھاٹے ہی میں رہا۔ تو اگلے روز وہ اپنے تاجر بھائی کے پاس گئے۔ اس کے ہاتھ پر تیس ہزار درہم رکھے۔ اور کہا یہ مال تمہیں مبارک ہو۔ انہوں نے پوچھا۔ یہ مال میرا کہاں سے ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ بات یہ ہے کہ منڈی کے بھاؤ بڑھ گئے تھے۔ مگر میں نے تمہیں حقیقت حال بتائے بغیر یہ سودا کرلیا تھا۔ اور تیس ہزار درہم نفع کمایا۔ دوسرے تاجر نے کہا۔ خدا کی رحمتیں ہوں تم پر۔ اب تو تم نے مجھے حقیقتِ حال بتادی۔ اب یہ روپیہ تمہیں ہی مبارک ہو۔ اس رات پھر وہ سو نہیں سکے۔ اور سوچتے رہے۔ کہ شرم کی وجہ سے میرے بھائی نے مجھ سے یہ روپیہ نہیں لیا۔ اور میں نے خیرخواہی کا حق ادا نہیں کیا۔ اگلے روز پھر اس کے ہاں گئے۔ اور کہا۔ تم خدا کی عافیت میں رہو یہ روپیہ تمہارا ہے۔ اور جب تک تم اس کو لے نہیں لوگے۔ میرے دل سے اس کا بوجھ نہ اترے گا۔ اور جب تک اس نے روپیہ لے نہ لیا۔ وہ واپس نہیں آئے۔

تجارت میں احسان کا حکم

عدل محض نجات کا ذریعہ ہے۔ روحانی ترقی کے لئے عدل کے ساتھ احسان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اسی لئے اسلام نے تجارتی معاملات میں عدل کے ساتھ احسان پر زور دیا ہے۔ اور تجارت میں احسان یہ ہے۔ کہ انسان کم سے کم نفع پر مال کو بیچے۔ کم از کم اس بات کا تو ضرور خیال رکھے۔ کہ وہ مروجہ بھاؤ سے زیادہ تو نفع حاصل نہیں کر رہا۔ ضرورت مندوں کی ضرورتوں سے فائدہ اٹھا کر قیمتوں میں اضافہ کرنا اسلام پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح محض یہ دیکھتے ہوئے کہ خریدار کو کوئی خاص چیز پسند آگئی ہے۔ اس کے بھاؤ میں اضافہ مناسب نہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ محض تجارتی اصول سے بھی یہ طریق نقصان دہ ہے۔ آج کل یورپ کی تجارت اس کی زندہ مثال ہے۔ اور اسلامی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ یونس بن عبید ہی کی مثال لیجئے۔ جو کپڑے کے تاجر تھے۔ اور مختلف قیمتوں کی پوشاکیں ان کی دوکان پر تھیں۔ جن میں سے دو قسم کی پوشاکیں بہت ملتی جلتی تھیں۔ ایک کی قیمت چار سو درہم اور دوسری کی دو سو درہم تھی۔ ایک دن وہ جب نماز کے لئے گئے۔ اور ان کا بھتیجا دوکان پر بیٹھا تھا۔ کہ ایک دیہاتی آیا۔ اور دو سو درہم والی پوشاک ۴۰۰ درہم میں خرید کرلے گیا۔ نماز سے واپسی پر یونس نے اس دیہاتی کے پاس اپنی دکان کی پوشاک دیکھی۔ اور اس سے قیمت دریافت کی۔ اس نے خوش ہوکر کہا۔ ۴۰۰ درہم میں خریدی ہے۔ یونس نے اس سے کہا۔ اس کی قیمت ۲۰۰ درہم سے زائد نہیں ہے۔ دیہاتی نے کہا۔ ہمارے ہاں یہ پوشاک ۵۰۰ درہم میں ملتی ہے۔ اور میں نے اسے خوشی سے ۴۰۰ درہم میں خریدا ہے۔ یونس نے کہا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اور زبردستی اسے اپنی دکان پر لائے۔ اور ۲۰۰ درہم اسے واپس کئے۔ اور اپنے بھتیجے پر بہت ناراض ہوئے۔ کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور تاجر سری سقطی کے متعلق آتا ہے۔ کہ انہوں نے بادام کی بوری ۶۰ درہم میں خریدی اور اپنی عادت کے مطابق ۵ فی صدی نفع کے حساب سے ۶۳ درہم قیمت فروخت مقرر کی۔ اتنے میں ایک دلّال ان کے پاس آیا۔ اور پوچھا بادام کی بوری آپ کتنے میں دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ۶۳ درہم میں۔ اس نے جواب دیا کہ میں اسے ۹۰ درہم سے کم قیمت پر لینے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اس وقت منڈی میں تھوک کا یہی بھاؤ ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں اسے ۶۳ درہم سے زائد پر بیچنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اسی قیمت میں میرا مناسب نفع ہے۔ چنانچہ ان کا سودا نہیں ہو سکا۔ یہ احسان فی التجارت کی ایک مثال ہے۔ یہ وہ روح ہے۔ جو اسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہ وہ روح ہے۔ جو اگر ہم میں پیدا ہو جائے۔ تو دنیا کی منڈیوں میں ہماری دھاک بیٹھ جائے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے۔

اسی طرح حضرت علی رضہ کے متعلق یہ آتا ہے۔ کہ وہ منڈی میں جاتے۔ کوڑا ان کے ہاتھ میں ہوتا۔ اور للکار کے تجّار کو کہتے۔ تاجرو! اپنا حق تو لو۔ مگر حق سے زائد نہ لو۔ اسی میں تمہاری دینی اور دنیاوی سلامتی ہے۔ تھوڑے نفع کو رد نہ کیا کرو۔ اسی طرح بڑے نفع سے محروم کئے جاؤ گے۔ یہ تجارت کا ایک بنیادی اصول ہے۔ جو اسلام نے ہمیں سکھایا۔ اور مسلمانوں نے کبھی اس پر بڑے شاندار طریقہ سے عمل کیا تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ آپ کی امارت کا سبب کیا ہے۔ جواب دیا میری امارت کے تین سبب ہیں۔ اول یہ کہ اگر مجھے تھوڑا نفع بھی پیش ہو۔ تو میں نے

قرآنی معاشرہ
(یا)
اسلامی سوسائٹی!

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ !!

قرآنی دعوت پر عمل کا ثمرہ

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے۔ اس میں غیر معمولی قوّتِ تخلیق موجود ہے۔ جب قرآن مجید کا نزول ہوا اس وقت سرزمین عرب ہر قسم کے فساد کی آماجگاہ تھی۔ تمام اخلاقی خرابیاں وہاں پر موجود تھیں اور فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ اس وقت کی پسماندہ ترین قوم یعنی عربوں میں اس کا ظہور ہوا۔ چند ہی سالوں میں قرآن مجید کی قوّتِ قدسیہ کی تاثیرات کا یہ نتیجہ تھا کہ عرب نہ صرف ایک ممتاز قوم تھے بلکہ دنیا بھر کی قوموں کے ہادی اور رہنما تھے اس حقیقت کا تمام دوستوں اور دشمنوں کو اعتراف ہے۔

قرآن مجید جس معاشرہ یا سوسائٹی کو قائم کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس نے تفصیلی احکام دیئے۔ اور اس انبرہ کی بنیادیں نہایت محکم طور پر استوار کی ہیں۔ قرآن مجید کی دعوت پر عمل پیرا ہونے سے یہ زمین جنت بن سکتی ہے۔ اور اس پر بسنے والے انسان فرشتے بن سکتے ہیں۔ بلکہ فرشتوں سے بھی افضل قرار پاسکتے ہیں۔ گویا یہ دنیا ایک ارضی بہشت کا نظارہ پیش کر سکتی ہے۔ انسان پورے سکون، پوری دلجمعی اور پورے اطمینان سے زندگی بسر کریں گے۔ کسی کو کسی سے کسی گزند اور نقصان کا خطرہ نہ ہوگا اور ہر شخص بنی نوع انسان کی محبت و ہمدردی سے لبریز دل کے ساتھ سارے کام بجالا رہا ہوگا۔ سچ ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

قرآن مجید کا نصب العین

قرآن مجید نے اپنا نصب العین یہ قرار دیا ہے کہ قرآن کریم پر ایمان لانے والے منعم علیہم بن جائیں وہ دینی اور دنیوی طور پر انعام یافتہ قوم ہوں۔ ان کو دنیوی طور پر حکمرانی تک نصیب ہو اور دینی طور پر ان میں نبوت پائی جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ جماعتی انعامات پانے کے لئے اعلیٰ درجہ کے اخلاق نہایت مضبوط کردار اور بلند روحانیت کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید انہی خطوط پر اپنے معاشرہ کی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ وہ ہر مسلمان کا نقطۂ نگاہ عام اور معمولی کامیابی قرار نہیں دیتا بلکہ صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھا کر اسے توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنا مطمحِ نظر اعلیٰ درجہ کی کامیابی ٹھہرائیں۔ اور انعام پانے کا اپنے آپ کو اہل ثابت کریں۔

قارئین! اس جگہ ایک لمحہ کے لئے سوچیں کہ قرآن مجید کے اس ارفع نصب العین کے مقابلہ میں ہندو دھرم اور عیسائیت نے کتنا پست خیال اپنے پیروؤں میں پیدا کیا ہے۔ ہندو دھرم تناسخ کے عقیدہ کے مطابق انسان کو پیدائشی گناہ گار ٹھہرا کر عمر بھر کے لئے پرانے بندھنوں سے مخلصی حاصل کرنے کو ہی بڑا کارنامہ قرار دیتا ہے۔ عیسائیت آدم علیہ السلام کے مزعومہ گناہ کے نتیجہ میں تمام آدمزادوں کو گناہ گار بتلاتی ہے۔ اس کے نزدیک انسان کا کمال یہی ہے کہ وہ پچھلے گناہ کی سزا سے بچ جائے۔ قرآن مجید نے مومن کو انعام یافتہ بننے کی ترغیب دے کر سرفرازی اور بلند نظری عطا فرمائی ہے۔

قرآنی معاشرہ کے خصائص
یعنی
از روئے قرآن مجید مومنوں کی صفات

اللہ تعالیٰ جس قسم کے مومن بنانا چاہتا ہے ان کی صفات کا ذکر اس نے متعدد مقامات پر فرمایا ہے (۱) سورۃ الاحزاب میں فرماتا ہے:۔

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات و القانتین والقانتات و الصادقین والصادقات والصابرین والصابرات و الخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجہم و الحافظات والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجراً عظیماً ○ (الاحزاب: ۳۵)

ترجمہ: قانون خداوند کی اطاعت کرنیوالے مرد اور اطاعت کرنیوالی عورتیں ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں .... دلی خوشی سے احکام بجالانے والے مرد اور احکام بجا لانیوالی عورتیں، قربانیوں میں صدق و وفا دکھانے والے مرد اور صدق و صفا دکھانے والی عورتیں مصائب پر صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں، خدا کے جلال پر گداز ہونیوالے دلوں والے مرد اور ایسے دلوں والی عورتیں، اپنے اموال کو بنی نوع کی ہمدردی میں خرچ کرنیوالے مرد اور خرچ کرنیوالی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں پاک دامن مرد اور پاک دامن عورتیں ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے مرد اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی عورتیں ان سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کیا گیا ہے۔

(۲) سورۂ آل عمران میں فرمایا:۔

الصابرین والصادقین و القانتین والمنفقین و المستغفرین بالاسحار ○ (آل عمران: ۱۷)

ترجمہ:۔ وہ صبر کرنیوالے سچائی اختیار کرنیوالے، فرمانبرداری کرنیوالے، اپنے مال خرچ کرنیوالے اور سحر کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور طلب مغفرت کرنے والے ہیں“۔

(۳) اسی سورت میں دوسری جگہ فرمایا:۔

الذین ینفقون فی السراء و الضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔ (آل عمران: ۱۳۴)

ترجمہ: ”وہ لوگ عسر و یسر میں مال خرچ کرتے ہیں۔ غصہ کو پی جانے والے ہیں۔ لوگوں سے درگذر کرنیوالے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی نیکوکار لوگوں سے پیار کرتا ہے“۔

(۴) سورۃ القصص میں فرمایا

تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لایریدون علواً فی الارض ولافساداً والعاقبۃ للمتقین (القصص: ۸۳)

ترجمہ:۔ اگلے جہاں کی برکت ان کو دی جائیگی جو زمین میں تکبر اختیار نہیں کرتے۔ اور نہ ہی فساد برپا کرتے ہیں۔ یقیناً اچھا انجام متقیوں کا ہی ہوتا ہے۔

(۵) سورۃ الذاریات میں فرمایا:۔

کانوا قلیلاً من اللیل ما یہجعون ○ وبالاسحار ہم یستغفرون ○ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم (الذاریات: ۱۷-۱۹)

ترجمہ:۔ وہ لوگ ذکر الٰہی کے باعث راتوں کو کم سوتے تھے بوقت سحر استغفار کرتے تھے اور ان کے اموال میں مانگنے والوں اور محروموں کے لئے حق ہوتا ہے“۔

(۶) سورۃ المعارج میں فرمایا:۔

الذین ہم علی صلوتہم دائمون والذین فی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم ○ والذین یصدقون بیوم الدین والذین ہم من عذاب ربہم مشفقون ان عذاب ربہم غیر مامون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علیٰ ازواجہم اوماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لامانتہم وعہدہم راعون والذین ہم بشہاداتہم قائمون۔ والذین ہم علیٰ صلاتہم یحافظون ○ (المعارج: ۲۳-۳۴)

ترجمہ:۔ یہ لوگ اپنی نماز پر دوام اختیار کرتے ہیں ان کے اموال میں سائل اور محروم کے لئے معلوم حق ہے یہ لوگ جزا و سزا کے وقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ واقعی اللہ تعالیٰ کا عذاب خوفناک چیز ہے۔ یہ لوگ صرف اپنی منکوحہ بیویوں اور لونڈیوں سے ہی اختلاط رکھتے ہیں۔ اس لئے قابل ملامت نہیں ہاں جو اس شرعی پابندی سے تجاوز کریں وہ حد سے گذرنے والے ہیں۔ پھر متقی لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی ہمیشہ نگرانی کرتے ہیں اور سچی گواہی پر قائم رہتے ہیں اور بلاناغہ اور بالالتزام عبادت بجالاتے ہیں“۔

(۷) سورۃ الانسان میں فرمایا:۔

یوفون بالنذر ویخافون یوماً کان شرہ مستطیرا و یطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً ویتیماً واسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لانرید منکم جزاءً ولا شکوراً ○ (الانسان: ۷-۹)

ترجمہ:۔ یہ لوگ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جس کا عذاب حاوی ہو جانے والا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم آپ کو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کھانا کھلاتے ہیں۔ آپ سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طلبگار نہیں ہیں“۔

(۸) سورۃ التوبہ میں فرمایا:۔

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناہون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین ○ (التوبہ: ۱۱۲)

ترجمہ:۔ وہ توبہ کرنے والے عبادت بجا لانے والے رکوع و سجود کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے بدی سے منع کرنے والے اور خدا تعالےٰ

(باقی صفحہ [illegible])

ملک نور احمد صاحب

میرے محترم بزرگ ماموں ملک نور احمد صاحب نمبردار موضع محمود آباد بتقضائے الٰہی بروز سوموار بوقت تقریباً ۲ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اپنے چندے وقت پر ادا فرماتے تھے۔ حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا ہوا ہے۔ چونکہ انہیں ربوہ لے جانے کا بندوبست نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے انہیں گاؤں میں ہی امانتاً دفن کر دیا گیا۔ انہیں کچھ عرصہ سے پیٹ میں ہوا بھر جانے کی تکلیف ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے چار بار مختلف وقتوں میں انہیں ہسپتال لے جانا پڑا۔ آخری بار جب تکلیف زیادہ ہو گئی۔ تو ہسپتال سے بھی ناچار واپس لاتے گئے۔ چند یوم گھر رہے۔ آخر اسی تکلیف سے دنیا سے چل بسے۔ مرحوم تبلیغ کا جوش رکھنے والے۔ جماعت کا فکر رکھنے والے پرہیزگار التزام کے ساتھ نمازیں اور قرآن شریف پڑھنے والے تھے۔ مسجد کا سب انتظام انہی کے سپرد تھا۔ حساب کتاب باقاعدہ رکھا کرتے تھے۔ بیماری کے آخری دنوں میں بھی مسجد کے لئے چند کمرے بنوا رہے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے اس وقت دو کمرے مکمل ہو چکے تھے۔

سلسلہ سے عشق۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ازحد محبت تھی۔ مرحوم خداوند تعالیٰ کے فضل سے صحابی بھی تھے۔ ہر جلسہ پر تکلیف اٹھا کر بھی جایا کرتے تھے۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ لیکن اپنے پیچھے ایسے کام چھوڑے ہیں۔ جو ان کی ہمیشہ یاد تازہ رکھیں گے۔ اور وہ کام ان کے لئے بطور صدقہ جاریہ کے انشاء اللہ رہیں گے۔ اپنے ہر کام میں مستعد تھے جب کوئی کام کرنا شروع کرتے تھے تو اسے کر کے ہی چھوڑا کرتے تھے۔ سلسلہ کا کوئی کام جو امیر جماعت کی طرف سے ان کے سپرد ہوتا تھا۔ اسے تکمیل پر پہنچا کر ہی چھوڑا کرتے تھے۔ اور اسے کرنے میں قطعاً کوئی عار۔ ڈر یا خوف محسوس نہ کرتے تھے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ خاکسار محمد دین ولد ملک عبدالکریم موضع محمود آباد۔ ضلع جہلم ڈاکخانہ کالا گجراں۔

پتہ جات موصیاں

ذیل کے موصی صاحبان اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ یا اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی موصی دوست کے پتہ کا علم ہو۔ وہ بھی مہربانی کر کے دفتر سکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) لعل دین صاحب زرگر سکنہ قادیان موصی ۲۰۲۶ (۲) محمد نواز خاں صاحب کٹکی کراچی ۳۷۹۱
(۳) عبدالحکیم خان ولد بابو اللہ بخش صاحب ۵۲۱۷ (۴) ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب امرتسر ۶۰۱۳

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم جناب عبدالسلام صاحب بھٹی امیر جماعت احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) ۶ ؍جنوری کو عازم پاکستان ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور ان کے اس سفر کو ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت کرے۔ حنیفہ بیگم۔ اہلیہ نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی۔

خدام الاحمدیہ کا نشان رکنیت

خدام الاحمدیہ کے ہر رکن کے لئے نشان رکنیت (بیج) لگانا ضروری ہے۔ اور پھر اس کی حفاظت کرنا اور بھی ضروری ہے۔ مجلس کے پاس بیج ختم ہو چکے تھے۔ اور باوجود کوشش کے تیار نہیں ہو سکتے تھے۔ اب یہ بیجز تیار ہو کر آ گئے ہیں۔ مجالس اپنے ممبران کی تعداد کے مطابق بیجز منگوائیں۔ ایک بیج کی قیمت ۳؍ ہے۔ بذریعہ وی پی بھی منگوائے جا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ متعلقہ مجلس کے ذمہ ہوگا۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے دوست مکرم ناصر احمد صاحب ناگوری زعیم حلقہ بندر کراچی کا عقد مورخہ ۱۲؍۱؍۵۳ خورشید بیگم بنت نظام دین صاحب ظفروال ضلع سیالکوٹ بحق مہر ۱۰۰۰؍ روپیہ محترم عبدالباری صاحب سیکرٹری امور عامہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک ہو۔ والسلام

(خواجہ سعید احمد بٹ زعیم حلقہ لی مارکیٹ کراچی)

دعائے صحت

میرے والد محترم جناب بابو عبدالغنی صاحب انبالوی حال لودھراں کی صحت میں پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ لیکن کچھ کمزوری تا حال باقی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار عبدالشکور انبالوی
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سٹوڈنٹ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

رسالہ ”رسول پاکؐ کا عدیم المثال مقام“

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

کچھ عرصہ ہوا۔ کراچی اور حیدرآباد سندھ سے ایک رسالہ موسومہ ”رسول پاکؐ کا عدیم المثال مقام“ شائع ہوا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے متعلق موجودہ غلط فہمیوں کا بصورت احسن ازالہ کیا گیا ہے۔ ملکی مفاد اور امن عامہ کا تقاضا ہے۔ کہ اس رسالہ کو غیر از جماعت اصحاب میں کثرت کے ساتھ پھیلایا جائے۔ تا وہ موجودہ اختلافی امور کے متعلق جماعت احمدیہ کے صحیح موقف سے واقف ہو جائیں۔ اور ملک کے اندرونی دشمنوں اور بے اصول لوگوں کے لئے فتنہ پھیلانے اور بدظنی پیدا کر کے ملک کی فضا کو مکدر کرنے کا موقعہ نہ رہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے ملکی اور ملی خدمت میں حصہ لیں۔ اور خدا سے اس کا اجر پائیں۔ یہ رسالہ خاص تائید الٰہی سے لکھا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ اسکی اشاعت ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہوگی۔ ملنے کا پتہ یہ ہے۔ احمدیہ کتابستان حیدرآباد سندھ۔ قیمت فی نسخہ ۱۲؍ مقرر ہے۔ اور مفت اشاعت کرنے والوں کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

ایک نہایت نیک اور ضروری تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں

ایک دوست مکرم فضل الٰہی صاحب (ارشد سندھ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تجویز بھجوائی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فنڈ قائم کرے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔ شامل ہونے والے خدام سالانہ ایک روپیہ چندہ دیا کریں۔ اس طرح جو رقم جمع ہو۔ اس سے ہر سال کم از کم ایک آدمی کو حج کرا دیا کرے۔ اس طریق سے بہت سے لوگوں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملے گی۔ اور ساتھ ہی حج کے ثواب میں حصہ دار ہوں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے نیز فرمایا ہے۔ فی الحال یہ تحریک کی جائے۔ کہ جو کوئی شخص چھ سو روپیہ خود دے۔ اسے اس فنڈ سے مزید چھ سو روپے دیئے جائیں گے۔ تا کہ وہ حج کر کے آ سکے۔

پس میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس نیک تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور ایک امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ”حج فنڈ“ کے نام سے کھلوا رہا ہوں۔ جو احباب اس نیک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے نام سے دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا ابھی سے ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے ریکارڈ رہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے اپنی رقم براہ راست بمد امانت ”حج فنڈ خدام الاحمدیہ“ میں جمع کرانے کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

احباب اپنے پورے پتہ سے دفتر خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔ تا آئندہ خط و کتابت میں سہولت ہو۔ (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ضروری ہدایت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں علاوہ دوسرے درسوں کے اسے بھی جاری فرمائیں۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس ہدایت کی تجدید کی جاتی ہے۔ یہ بات تجربہ میں آ چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے۔ کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ عہدیداران جماعت مہربانی کر کے سکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

احمدیوں کے خلاف مطالبات بعض سیاسی طالع آزماؤں نے سیاسی حصول کیلئے پیش کئے تھے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں مسٹر حمید نظامی کا بیان

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال: کیا آپ نے اس سلسلہ میں گورنر سے میر نور احمد کے رویہ کے خلاف شکایت کی تھی؟

ج: میں نے میر نور احمد کے خلاف کئی بار شکایت کی۔

میں نے نور احمد کے خلاف کئی مرتبہ شکایت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ چیف سیکرٹری اور میر نور احمد کے خلاف ہتک کا مقدمہ کرنے کے لئے انہوں نے درخواست دی تھی۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ درخواست اس سے پہلی درخواست جو ضمانت کی طلبی کے سلسلہ میں دی گئی تھی۔ دونوں مسترد کر دی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا میر نور احمد سے اُن کے تعلقات کشیدہ تھے۔

س: جب آپ کو معلوم ہوا تھا کہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ ختم نبوت پر مضامین مہیا کر رہے ہیں تو آپ نے اس بات کا انکشاف اپنے اخبار میں کیوں نہ کیا؟

ج: میں نے ایسا ضرور کیا ہو گا۔

س: کیا آپ اس کے متعلق کوئی شہادت پیش کر سکتے ہیں؟

ج: میں کر سکوں گا۔

گواہ سے کہا گیا کہ وہ تلاش کر کے نوٹے وقت کے کچھ متعلقہ پرچے پیش کریں۔

س: چائے کی پارٹی میں اور کون کون تھا۔

ج: قریباً تمام اخبارات کے ایڈیٹر۔

س: کیا یہ چائے پارٹی ریڈیو پاکستان لاہور کے نیوز ایڈیٹر مسٹر حامد جلال نے ترتیب دی تھی۔

ج: میرا خیال ہے نہیں چائے کا انتظام ڈاکٹر قریشی نے کیا تھا۔

س: آپ کی اس سلسلہ میں محکمہ تعلقات عامہ کے خلاف [illegible] شکایت کیا تھی؟

ج: میں نے ڈاکٹر قریشی سے کہا تھا کہ مضامین محکمہ تعلقات عامہ لکھا تا رہا تھا۔ اور میر نور احمد زیر کی فرست ایسا ہی کرتے تھے۔

س: آپ کی اس سے کیا مراد ہے۔ کہ مضامین میر نور احمد لکھواتے تھے؟

ج: میر نور احمد کچھ اخباروں کے ایڈیٹروں کو اپنے دفتر میں بلوا لیا کرتے تھے۔ اور انہیں لکھے جانے والے مضامین کا خلاصہ دیا کرتے تھے۔

س: کیا آپ کی طرف سے بھی ایک شکایت تھی؟

ج: ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے کچھ اور باتیں بھی کہی ہوں۔ میں نے مسٹر قریشی کو یہ بھی بتایا تھا۔ کہ ان اخبارات کو امداد دی جا رہی ہے۔ اور یہ آزادانہ پالیسی پر نہیں چل رہے۔ اور ان کی پالیسی ڈائرکٹر تعلقات عامہ مرتب کرتے ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر حکومت واقعی اس مہم کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ فوراً کر سکتی ہے۔

س: آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کہ میر نور احمد مضامین کے نکات بتایا کرتے تھے؟

ج: میرے پاس اپنے ذرائع تھے

س: کیا آپ ان ذرائع کا انکشاف کر سکتے ہیں؟

ج: بعض ایڈیٹروں نے خود میرے سامنے تسلیم کیا۔ میرے رپورٹر نے بھی مجھے یہی اطلاع دی تھی

س: کیا آپ ان ایڈیٹروں کے نام کا انکشاف کر سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں مگر ہو سکتا ہے۔ کہ اب وہ جنہوں نے میرے سامنے کہا تھا۔ دہرانے کو تیار نہ ہوں ان میں سے ایک احسان کے ایڈیٹر مسٹر راج تھے۔ دوسرے زمیندار کے ایڈیٹر مسٹر تجمل تیسرے آفاق کے ایڈیٹر مسٹر میر رہے۔ مولانا اختر علی خان نے بھی مجھ سے کئی بار یہی کہا تھا۔

س: کیا آپ نے اس پر یقین کر لیا؟

ج: جی ہاں۔ میں اس کا اندازہ مضامین کے رجحان سے بھی لگا سکتا تھا۔

س: کیا دستاویز نمبر ۳۰ ڈی۔ ای والی فائل آپ نے مسٹر گورمانی کے سامنے پیش کی تھی؟

ج: جی ہاں۔

س: کیا اس فائل میں وہ مضامین ہیں؟

ج: جی ہاں۔ ان میں سے کچھ۔

س: کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ مضامین محکمہ تعلقات عامہ نے لکھے تھے؟

ج: میں یہ نہیں کہہ سکتا۔

س: براہ کرم یہ بات بتلایئے کہ آپ نے کس طرح کہا کہ ان کے نکات میر نور احمد نے مہیا کئے تھے؟

ج: مضامین کا رجحان اور دلائل

س: کیا آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ مضامین ایک ہی جگہ سے آتے تھے؟

ج: جی ہاں۔

انہوں نے کہا۔ کہ ان مضامین میں بذات خود ایسی بات نہیں ہے۔ جس سے اُن کا میر نور احمد کے ساتھ ربط ہو۔

س: آپ کراچی میں وزیر اعظم پاکستان سے کب ملے تھے؟

ج: اگست کے شروع میں نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے موقع پر۔

س: آپ نے براہ راست فائل وزیر اعظم کو کیوں نہ بھیجدی؟

ج: میں نے وزیر اعظم کو بتا دیا تھا۔ کہ میں فائل مسٹر گورمانی کو دے دوں گا۔

س: آپ نے فرمایا کہ آپ ہر موضوع پر فائل رکھتے ہیں۔ کیا یہ فائل اس طریق کار کے پیش نظر آپ نے رکھی تھی؟

ج: جی نہیں۔ اس اصول کے مطابق جو فائل تھی وہ مختلف فائل تھی۔ اور میں نے یہ انتخاب اس فائل سے کیا تھا۔

س: کیا ابراہیم علی چشتی سے آپ کے تعلقات کشیدہ تھے؟

ج: نہیں۔ کوئی خاص نہیں۔

س: کیا ممدوٹ وزارت کے زمانہ میں آپ نے انہیں ففتھ کالمسٹ کہا تھا؟

ج: میں ایسا خیال نہیں کرتا۔

س: کیا مسٹر ابراہیم علی چشتی نے ایک پمفلٹ لکھا تھا "ففتھ کالمسٹ کون ہے"؟

ج: میں نے اس کے متعلق سنا تھا۔ لیکن دیکھا نہیں

س: کیا مسٹر ابراہیم علی چشتی نے ایک پمفلٹ شائع کیا۔ جس میں آپ کی وہ رسیدیں بھی تھیں۔ جن پر آپ تحریک رفاقت سے پیسے وصول کیا کرتے تھے۔

ج: میں نے سنا ہے۔ لیکن یہ الزام کہ میں نے تحریک رفاقت کے بورڈ سے کوئی پیسہ لیا بالکل غلط ہے۔

سوال: از راہ کرم دستاویز نمبر ۱۰۳ پر نگاہ ڈالیے کیا ان رسیدوں پر آپ کے دستخط ہیں؟

ج: جی نہیں۔ میں نے ان رسید پر کبھی دستخط نہیں کئے۔ میں نے کبھی اے۔ آر۔ ایچ نظامی دستخط نہیں کئے میرے دستخط ہمیشہ "حمید نظامی" رہے ہیں۔ میں گیارہ بارہ سال سے "نوائے وقت" کا ایڈیٹر ہوں۔ اور اس عرصہ میں ۹ سال برسر اقتدار افراد سے متصادم رہا۔ لیکن انہوں نے کبھی میری دیانتداری اور ایمانداری پر شبہ ظاہر نہیں کیا۔

عدالت نے سوال کیا کہ کیا وہ کمیونل ہارمنی بورڈ میں تھے۔ مسٹر نظامی نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے یہ بھی انکار کیا۔ کہ کبھی انہوں نے اس تحریک کے حق میں لکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس تحریک سے کبھی متفق نہیں ہوئے۔

جرح جاری رکھتے ہوئے وکیل نے سوال کیا۔ کہ کیا انہوں نے اس پمفلٹ کو ممدوٹ وزارت سے ضبط کروا دیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے آپ نے تسلیم کیا کہ ممدوٹ وزارت نے اس پمفلٹ کو ضبط کیا تھا۔

س: کیا اس پمفلٹ کے شائع ہونے کے بعد آپ کے تعلقات مسٹر چشتی سے کشیدہ ہو گئے؟

ج: جی ہاں۔ لیکن اس کے بعد بھی ہم کبھی کبھار ایک دوسرے کو ملتے رہتے ہیں۔

س: کیا آپ نے ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء سے فسادات کے خاتمہ تک اس طریق کی مذمت کی جس انداز میں یہ تحریک چلائی جا رہی تھی۔

ج: میں نے اس سلسلہ میں مضمون لکھے کہ سیاسی طالع آزما مسلمانوں کو اُلو بنا رہے ہیں۔ اور اپنا تعصب مذہب کی اساس پر بنانا چاہتے ہیں۔

س: کیا آپ مطالبات کے حق میں تھے؟

ج: جی نہیں۔ ہرگز نہیں

انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ انہوں نے ان مطالبات کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔

مسٹر حمید نظامی نے کہا۔ میرا جواب وہی ہے جو میں نے مسٹر غیاث الدین احمد ہوم سیکرٹری اور خان قربان علی خان انسپکٹر جنرل پولیس کو دیا تھا۔ کہ اگر میں نے صاف اور واضح لفظوں میں ان مطالبات کے خلاف لکھا ہوتا۔ تو مجھے کسی تحفظ کی توقع نہ تھی۔ اور میرا دفتر محکمہ تعلقات عامہ کے اشارہ پر جلا کر راکھ کر دیا جاتا۔ جو اس تحریک کو مواد دے رہا تھا۔

س: اگر آپ نے ان مطالبات کی مخالفت کی ہوتی۔ تو کیا آپ کی اشاعت کم نہ ہوتی؟

ج: میں نے کبھی اخبار کی فروخت کو اپنی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہونے دیا۔

س: کیا آپ کو کسی ذاتی نقصان کا خطرہ تھا؟

ج: جی ہاں۔ مجھے کئی خط ملے۔ جن میں مجھے قتل کی دھمکی دی گئی تھی

س: کیا آپ نے اس دھمکی کا کسی سے ذکر کیا مثال کے طور پر وزیر اعظم مسٹر گورمانی اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے؟

ج: جی ہاں۔ میں نے اس کا ذکر مسٹر گورمانی اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے کیا۔

س: آپ ان مطالبات کے خلاف کیوں تھے؟

ج: میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ کہ یہ مطالبات بعض سیاسی طالع آزماؤں نے سیاسی مقصد کے حصول کے لئے کئے تھے۔

س: کیا آپ مطالبات سے متفق ہیں؟

ج: اب کوئی مطالبہ ہی نہیں۔

س: کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے؟

ج: ہرگز نہیں۔

س: کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ وزیر خارجہ کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا جائے؟

ج: جی نہیں۔

س: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کو کلیدی ملازمتوں سے علیحدہ کر دیا جائے؟

ج: یہی تجویز تو ہندو شہریوں کیلئے بھی پیش نہیں کرنی چاہیئے۔

س: آپ نے کہا ہے۔ کہ آپ پاکستانی کابینہ سے چوہدری ظفر اللہ خان کی علیحدگی کے مطالبے کی تائید میں نہیں ہیں۔ آپ نے ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء، ۶ اگست ۵۲ء اور ۱۰ اگست ۵۲ء کے نوائے وقت میں جو مضامین شائع کئے ہیں۔ ان میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ پاکستان کے مفاد کی خاطر خود وزیر موصوف کو رضاکارانہ طور پر مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ کیا اس کا مقصد مرکزی حکومت اور مسلم لیگ کو پریشانی میں مبتلا کرنا تھا؟

ج: نہیں۔ اس کے برعکس میں نے پاکستان کی حکومت

کو بدنامی سے بچانے کے لئے ظفر اللہ خان کی رضاکارانہ استعفیٰ کی تجویز پیش کی تھی

س:۔ کیا آپ کو یہ خیال نہیں آیا کہ یہ مضامین چودھری ظفر اللہ خان کی علیحدگی کے مطالبہ کے لئے ایجی ٹیشن کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کا باعث بنیں گے؟

ج:۔ ان مضامین کا ایسا کوئی اثر کیوں ہو جبکہ خود وزیر موصوف کی طرف سے رضاکارانہ استعفاکی تجویز پیش کی جا رہی تھی۔

س:۔ کیا عام مسلمان ظفر اللہ خان کی علیحدگی کے حق میں نہیں تھے؟

ج:۔ میں نے جب یہ مضامین لکھے تھے عام مسلمان ظفر اللہ خان کی علیحدگی کے حق میں تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ میں نے چودھری ظفر اللہ خان کے رضاکارانہ طور پر مستعفی ہو جانے کی تجویز پیش کی تھی۔

س:۔ پہلی سماعت کے دوران میں آپ نے وزیر اعلیٰ سے اپنی ملاقاتوں اور جو کچھ ان ملاقاتوں میں ہوا کا ذکر کیا تھا۔ اب آپ اس انٹرویو کی رپورٹ ملاحظہ کریں جو ۹ دسمبر ۱۹۵۲ء کے "نوائے وقت" میں شائع ہوئی تھی۔ (دستاویز ڈی۔ای ۳۰۲) کیا وزیر اعلیٰ نے ملاقات کے دوران میں آپ کے سامنے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ وہ اپنے خیالات کے بارے میں مخلص ہیں۔ کیا اس سے آپ کے پہلے بیان کی بابت الجھاؤ پیدا نہیں ہو جاتا کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا آپ اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں کرتے

ج:۔ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ ان الفاظ میں "وزیر اعلیٰ کی گفتگو میں خلوص کی جھلک تھی" صرف ان سیاسی اور قومی معاملات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب عام طور پر ہمارے درمیان بحث ہوئی تھی۔ سوائے اس کے کہ میر نور احمد کے متعلق کیا کہا گیا تھا۔

س:۔ اگر کوئی شخص آپ سے گفتگو کے دوران میں منافق ہو سکتا، تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو کیا آپ اس کو شریف کہیں گے؟

ج:۔ لفظ شریف "جنٹلمین" کا اردو ترجمہ ہے۔

س:۔ جب آپ نے مسٹر دولتانہ اور اپنے آپ کو "بڑے شریف" کہا۔ تو کیا آپ اپنے کو اس زمرہ میں شامل کرتے ہیں؟

ج:۔ میری مراد یہ تھی۔ کہ دو "جنٹلمین" بالمشافہ گفتگو کر رہے تھے۔

س:۔ کیا آپ نے اس ملاقات کے دوران میں وزیر اعلیٰ کو مزید ملاقات کی تجویز پیش کی تھی؟

ج:۔ ہاں حقیقت میں میں انہیں بعد میں بھی ملا تھا

س:۔ کیا آپ ایک ایسے شخص کو ملتے رہنا پسند کریں گے جس کے الفاظ پر آپ کو اعتبار نہیں؟

ج:۔ وہ صوبے کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اور مجھ سے صحافی امور پر گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ عام خوش خلقی کا تقاضہ تھا کہ میں اس دعوت سے انکار نہ کروں۔

س:۔ کیا آپ نے اس ملاقات میں اور یا اس کے بعد کی ملاقاتوں میں وزیر اعلیٰ کو کہا تھا۔ کہ ختم نبوت پر مضامین میر نور احمد لکھواتے ہیں؟

ج:۔ نہیں۔

عدالت نے انہیں وجہ بتلانے کو کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ جہاں تک ستمبر کی ملاقات کا تعلق ہے مجھے میر نور احمد یا ان کی سرگرمیوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

جب وکیل نے ان پر جرح شروع کی تو انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ میں اس سے باخبر تھا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان کو برطرف کرنے کے متعلق پریس اور کراچی کے عوام تحریک چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ لاہور کی طرح بازی سے کم شروع ہوتی تھی۔ تو ان کے خیال میں کراچی کے اخبارات کا مقصد شرارت نہیں پھیلانا تھا

س:۔ نوائے وقت کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا چیئرمین کون ہے؟

ج:۔ ہمارے ہاں کوئی چیئرمین نہیں ہوتا۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ہر میٹنگ میں چیئرمین منتخب کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات سردار میجر غضنفر علی خان ایڈووکیٹ یا کرنل سکندر اور ممتاز احمد ہوا کرتے ہیں۔

س:۔ کیا بورڈ کا چیئرمین احمدی ہے؟

ج:۔ آپ کو غلطی ہوئی ہے بورڈ کا کوئی ڈائریکٹر بھی احمدی نہیں ہے

مسٹر نظامی کو وکیل نے فائل دستاویز ڈی۔ای ۳۰۰ دیکھنے کو کہا اور ان سے کہا گیا۔ کہ وہ اس فائل کے مشمولہ مضامین کے عام رجحانات اور عام دلائل کا جائزہ عدالت کو دیں۔

ج:۔ میں نے دوبارہ اس فائل کو غور سے دیکھا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اسی طرح جس طرح کہ میں نے دی تھی۔ سمجھا ہے کہ میں نے جب یہ فائل وزیر داخلہ کو دی تھی۔ تو میں نے عام نکات کا ان سے ذکر کیا تھا۔ اس وقت مضامین کی تعداد ۲۰ یا ۲۵ تھی۔ اس وقت جو اطلاع میرے پاس تھی۔ اس کے مطابق "کیا قادیانی تحریک پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ نہیں ہے"۔ والا مضمون ان مضامین میں سے ایک تھا جس کے نکات میر نور احمد نے فراہم کئے تھے۔

"مسلمانوں اور قادیانیوں کی موجودہ کشمکش" والا مضمون جس کے متعلق یہ بتایا گیا تھا کہ اسے دور و نزدیک مسلمان نے دیکھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میر نور احمد کا کلام ہی ہو کیونکہ وہ اس قلمی نام سے میرے اخبار میں لکھا کرتے تھے۔

میری رائے میں "آفاق" میں "تحریک مرزائیت ملک کے لئے عظیم خطرہ" والا مضمون "آفاق" میں "کیا قادیانی تحریک پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ نہیں ہے"؟ والا مضمون اس مصنف کی تخلیقات ہیں"۔

مسٹر یعقوب علی خان کی جرح کے جواب میں مسٹر حمید نظامی نے بتایا۔ کہ دولتانہ وزارت کے عہد سنبھالنے سے بہت مدت پہلے ان کے اخبار کو اشتہار ملنا بند ہو گئے تھے۔

س:۔ کیا یہ میر نور احمد کے ایماء پر کیا گیا تھا؟

ج:۔ میں نہیں جانتا اگرچہ ان مطالبات میں ان کا بھی کچھ ہاتھ تھا۔ اشتہارات ڈائریکٹر تعلقات عامہ کے دفتر سے موصول ہوتے تھے۔ "نوائے وقت" منظور شدہ اخبارات کی فہرست میں تھا لیکن اسے اس کا مناسب حصہ نہیں ملا۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ڈائریکٹر تعلقات عامہ کے بارے میں اشتہارات کے متعلق میں نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ مرکزی حکومت کے بارے میں بھی درست ہے۔ انہوں نے عدالت کو بتایا۔ کہ میں نے گورنمنٹ ہاؤس کے اجلاس میں شرکت کی تھی۔ جس میں شہر کے معززین کو بلایا گیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ گورنر نے اجلاس کی صدارت کی تھی۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ میں گورنمنٹ ہاؤس میں دو گھنٹے تک ٹھہرا تھا۔ انہوں نے کہا جب میں واپس آیا۔ تو کرفیو نافذ ہو چکا تھا۔ اور مجھے کرفیو پاس حاصل کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں چار بجے دوپہر سے قبل واپس نہیں ہوتا ہوں گا

س:۔ اجلاس کب برخاست ہوا؟

ج:۔ جب میں واپس آیا۔ تو بہت سے آدمی جا چکے تھے۔ لیکن پانچ سات آدمی موجود تھے

س:۔ کیا یہ اشخاص افسر تھے؟

ج:۔ جب میں اٹھا۔ تو تمام وزراء اور گورنر ابھی تک بیٹھے مسودہ کے متعلق سوچ رہے تھے۔

س:۔ کیا آپ کو علم ہے۔ کہ وہ مسودہ کیا تھا؟

ج:۔ یہ مولانا مودودی کا مسودہ تھا جسے پڑھ کر سنایا گیا۔

س:۔ کیا آپ کو علم ہے۔ کہ اس مسودہ پر وزراء متفق تھے؟ جن اس مسودے کے متعلق وزراء میں سے جس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وہ وزیر اعلیٰ تھے۔ جو بظاہر مسودہ کو تسلیم کر لینے پر آمادہ نظر آتے تھے۔

س:۔ کیا گورنر نے کچھ کہا تھا؟

ج:۔ وہ مسودہ پر متفق نہیں تھے۔ انہوں نے کہا تھا۔ کہ مسودہ میں ردوبدل ہونی چاہیئے۔

مسٹر یعقوب علی خان نے عدالت کی اجازت سے مسٹر نظامی سے پوچھا۔ کہ وہ یاد کر کے بتائیں کہ مسٹر دولتانہ کی مسودہ کے متعلق کیا تقریر تھی مسٹر نظامی نے بتایا۔ کہ انہوں نے کوئی تقریر نہیں کی تھی۔ انہوں نے مولانا مودودی کو مخاطب کرتے ہوئے صرف اتنا کہا تھا۔ کہ مولوی صاحب لیجئے۔ دیکھئے ان لائنوں پر ہو سکتا ہے"۔

اس سے پیشتر مولانا مودودی نے تقریر کی تھی۔ اور بعض تجاویز پیش کی تھیں۔ تب مسٹر دولتانہ نے مولانا مودودی سے کہا تھا۔ کہ وہ تجاویز کے مطابق مسودہ تیار کریں۔ اس پر مولانا مودودی نے مسودہ تیار کیا۔ جو پڑھ کر سنایا گیا۔

س:۔ کیا یہ سچ ہے کہ حکومت مسودہ کو منظور کرنے کے حق میں نہیں تھی؟

ج:۔ ہاں میرا خیال یہ ہے۔ کہ حکومت اس مسودہ کو بتدریج اپنانا چاہتی تھی۔

قاہرہ کے ہوائی اڈے پر حفاظتی اقدامات

قاہرہ ۸، جنوری: قاہرہ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کے ونگ کمانڈر نے اس اطلاع کے بعد کہ ہوائی کو سٹ طیارہ کے گذشتہ حادثہ میں جو ایلیبہ کے پاس ظہور پذیر ہوا تھا۔ دشمن ممالک کے ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ ہوائی اڈہ پر سخت حفاظتی اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ انہوں نے حکم دیا ہے۔ کہ پولیس اور سرحد افسران سپاہی دو سو کی تعداد میں ہوائی اڈہ کی نگرانی کریں۔

طوفان باد و باراں سے ۱۲ آدمی ہلاک ہو گئے

تناناریو ۸، جنوری: ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جزیرہ مڈغاسکر کے مشرق میں ہوا منگالوں کے قریب چٹانیں گر پڑیں جس کی وجہ سے بارہ آدمی ہلاک ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ جمعرات کو یہاں طوفان باد و باراں شروع ہوا تھا۔ جس نے بہت سے پل برباد کر دیئے اور سڑکیں مسدود کر دیں۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے"

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

عوام کی مکمل آزادی اور جمہوریت کے فروغ کے بغیر سائنس کی ترقی ممکن نہیں"

کل پاکستان سائنس کانفرنس کی کارروائی !!!

کراچی ۱۸ جنوری ۔ گورنر جنرل جناب غلام محمد نے آج صبح "کل پاکستان کانفرنس" کا افتتاح کیا۔ کانفرنس میں پاکستان کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے مندوبین کے علاوہ غیر ممالک کے تقریباً بیس سائنسدان بھی شرکت کر رہے ہیں۔ گورنر جنرل نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کیا اور کہا اس کانفرنس کا سب سے بڑا مقصد دنیا کے دوسرے حصوں کے سائنسدانوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا اور اپنے مسائل پر ان سے تبادلۂ خیالات کرنا ہے۔ مجلس استقبالیہ کے صدر اور کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر لفٹیننٹ کرنل پروفیسر اے بی حلیم نے اپنی تقریر میں ان کوششوں کا ذکر کیا۔ جو پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے کراچی یونیورسٹی کی جانب سے کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی یونیورسٹی سائنس کے مختلف شعبوں میں اضافہ کرنے والی ہے۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے حکومت پاکستان کے سامنے ایک جدید یونیورسٹی ٹاؤن بنانے کی اسکیم پیش کی ہے۔ جس پر سات کروڑ روپے لاگت آئیگی اور حکومت نے اس تجویز کو تعلیمی ترقی کے چھ سالہ منصوبہ میں شامل کر لیا ہے پروفیسر حلیم نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ وہ کانفرنس کا افتتاح فرمائیں۔ کانفرنس کے صدر اور پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے اپنے خطبہ صدارت میں مشرقی ممالک میں سائنسی تحقیقات کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس شعبہ میں مشرق کی پسماندگی پر اظہار افسوس کیا۔ انہوں نے اس پسماندگی کی وجہ بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ سائنس کی ترقی کا تمام تر دارومدار جمہوریت اور عوام کی آزادی پر منحصر ہے۔ جس ملک میں بھی جمہوریت اپنے پورے اوصاف کے ساتھ نافذ نہ ہو وہاں سائنس کی ترقی محال ہے اس سلسلہ میں تاریخی مثالیں پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بد قسمتی سے آج مشرقی ممالک میں بڑے بڑے سائنسدان اور محقق محض سرکاری افسروں اور کلرکوں کے رحم و کرم پر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ان ممالک میں سائنسی تحقیقات کے کام میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی۔

پاکستان کے تعلیمی نظام کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اگرچہ ہر سال بہت بڑی تعداد میں ہم سائنس کے گریجوایٹ اور ماسٹر (ایم۔ ایس۔ سی) پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کا سائنس کی ترقی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک گریجوایٹ در حقیقت اپنی سائنس کی محض ابتدائی معلومات کا حامل ہوتا ہے۔ اپنے خطبے کے اختتام پر انہوں نے کہا۔ کہ مشرقی ممالک کو سائنس کی ترقی کے لئے ہر ممکن جد و جہد کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ اعلیٰ سائنسی ایجادات کرنے والوں کی فہرست میں اگر ان کے دو چار افراد کے نام شامل ہو جائیں تو یہ دو چار نام ان کے وقار میں جو اضافہ کریں گے۔ وہ اقوام متحدہ میں بھیجنے والے تمام سیاست دانوں کے کارناموں سے زیادہ وزنی ثابت ہوگا۔

تقریروں کے بعد غیر ملکی سائنسدانوں اور پاکستان کی معزز شخصیتوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ بھارتی سائنسدان ڈاکٹر شانتی سروپ بھٹناگر نے بھارت کی سائنس ایسوسی ایشن کا پیغام پیش کرنے کے بعد کہا۔ کہ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ گورنر جنرل جناب غلام محمد سائنس کی ترقی میں اب تک بڑی دلچسپی لے رہے ہیں مجھے یاد ہے کہ جب تقسیم سے قبل ہندوستان میں سائنسدانوں کی پہلی ایسوسی ایشن قائم ہوئی۔ تو وہ اس کے پہلے نائب صدر تھے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف سائنسی اداروں کے سرپرست رہ چکے ہیں۔

اس کے بعد برطانوی مندوب ڈاکٹر سر ... نے برطانوی سائنسدانوں کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ کانفرنس کے سیکرٹری ڈاکٹر کریم اللہ۔ گورنر مشرقی بنگال چوہدری خلیق الزماں گورنر پنجاب میاں امین الدین اور گورنر سندھ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ افتتاحی اجلاس کے بعد کانفرنس آٹھ مختلف شعبوں میں تقسیم ہو گئی۔ اس کے اجلاس ۲۳ جنوری تک جاری رہیں گے۔ ۲۴ جنوری کو مندوبین اور غیر ممالک کے نمائندے کوٹری بیراج دیکھنے جائیں گے۔ کانفرنس میں کل ۳۰۰ مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ آج کے افتتاحی اجلاس میں مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء اور پروفیسر بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی۔ وزیر اطلاعات مسٹر شعیب قریشی وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی۔ چیف کمشنر کراچی مسٹر نقوی، نائب صدر دستور ساز اسمبلی مسٹر ہاشم گزدر۔ سابق وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین اور غیر ممالک کے سفارتی نمائندوں نے بھی اجلاس میں شرکت کی گورنر جنرل نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ ہر سائنسدان کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی تحقیقات انسانیت کی فلاح و بہبود کے کام آ رہی ہے۔ نہ کہ انسانوں کی تباہی اور بربادی کے کام۔ گورنر جنرل نے موجودہ دنیا میں سائنس کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ قیام پاکستان کے بعد پاکستانی قوم سائنس کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ قیام پاکستان کے بعد پاکستانی قوم سائنس کی ترقی کے لئے حتی الامکان کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے پاکستان میں سائنسی ترقی کا جائزہ لیا۔ کانفرنس میں روسی مندوب نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سائنس کی ترقی کو امن قائم کرنے کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے۔ افغانی نمائندے نے افغانستان کی وزارت تعلیم اور کابل یونیورسٹی کی طرف سے خیر سگالی اور دوستی کے جذبات پہنچائے۔

بقیہ صفحہ (۴) قرآنی معاشرہ

کی مقررہ حدود کی نگہداشت کرنے والے ہیں ایسے ایمانداروں کو بشارت دو۔"

(۹) سورۃ المومنون میں فرمایا:۔

قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للزکوٰة فاعلون والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذالك فاولئك هم العادون والذین هم لاماناتهم و عهدهم راعون والذین هم علی صلوتهم یحافظون

(المومنون: ۱-۹)

ترجمہ۔ وہ مومن یقیناً کامیاب ہونگے۔ جو اپنی نمازیں خشوع سے ادا کرتے ہیں اور لغو باتوں سے پرہیز کرنے والے ہیں۔ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں وہ پاکدامنی اختیار کرتے ہیں اور اپنی منکوحہ بیویوں اور لونڈیوں کے سوا کسی سے ازدواجی تعلق نہیں رکھتے۔ جو لوگ اس طریق سے تجاوز کرینگے۔ وہ اعتدال سے گرنیوالے ہیں۔ یہ مومن اپنی امانتوں اور عہدوں کی بھی پوری پابندی کرنیوالے ہیں اور ہمیشہ پوری احتیاط سے اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں"

(۱۰) سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن یا قرآنی سوسائٹی کے افراد کی صفات میں فرمایا۔

(الف) وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما والذین یبیتون لربهم سجدا و قیاما۔ (الفرقان ۶۴-۶۳)

ترجمہ:۔ اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر باوقار طور پر زندگی بسر کرتے ہیں اور اگر جاہل انہیں جاہلانہ خطاب کریں۔ تو وہ سلام کرکے چل دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے حضور قیام اور سجود میں راتیں بسر کرتے ہیں"

(ب) والذین اذا انفقوا ولم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالك قواما (الفرقان: ۶۷)

ترجمہ:۔ وہ جب مال خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف سے کام لیتے ہیں اور نہ بخل اختیار کرتے ہیں بلکہ میانہ روی ان کا شیوہ ہوتا ہے"

ج۔ والذین لا یشهدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما

(الفرقان، ۷۲)

ترجمہ:۔ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کبھی لغویات یا لغو موقع پیش آئے تو وہ نہایت کریمانہ انداز میں وہاں سے چل دیتے ہیں"

قرآن مجید کے مختلف مقامات پر مومنوں کیلئے جن صفات سے متصف ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے ان کا مختصر خاکہ سطور بالا میں کھینچا جا چکا ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ قرآنی معاشرہ کیسا ہونا چاہیئے نیز یہ کہ جس ملک یا قوم میں یہ معاشرہ قائم ہو جائے وہ کس قدر سعادتمند اور خوش قسمت ہے (باقی)

پاکستان کو فوجی امداد دی گئی تو

پختونستان حاصل نہ ہو سکے گا

واشنگٹن ۱۸ جنوری:۔ حکومت افغانستان کے افسران نے امریکہ کے محکمہ خارجہ سے کہا ہے۔ کہ پاکستان کو فوجی امداد دی گئی تو اس کا افغانستان پر برا اثر پڑے گا۔ افغانستان کو جس کا پاکستان کے ساتھ سرحدی تنازعہ ہے۔ یہ خطرہ لاحق ہے۔ کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد ملنے کے بعد یہ تنازعہ کے طے ہونے کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ اور پختونستان حاصل نہ ہو سکے گا۔

اعلان نکاح!

میری عزیزہ ہمشیرہ سیدہ خورشید بیگم بنت حافظ سید عبد المجید صاحب آف منصوری کے نکاح کا اعلان عزیزم سید ... صاحب ابن ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ مہر پر اور عزیز بھائی لفٹیننٹ سید خورشید احمد صاحب ایم اے ابن حافظ سید عبد المجید صاحب منصوری کے نکاح کا اعلان عزیزہ حمیدہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۳ء کو مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ خاکسار بیگم محمد اسحٰق قریشی از کراچی